66176 ـ کیا اگر کوئی شخص اکیلا ہی رمضان کا چاند دیکھے تو اس کے لیے روزہ رکھنا لازم ہے ؟

سوال

اگر ایك شخص اکیلا ہی رمضان المبارک کا چاند دیکھے تو کیا اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے، اگر ایسا ہی ہے تو اس کی دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی شخص اکیلا رمضان المبارك یا شوال کا چاند دیکھے اور قاضی یا علاقے کے لوگوں کو چاند نظر آنے کی خبر دے اور لوگ اس کی گواہی قبول نہ کریں، تو کیا وہ اکیلا روزہ رکھے، یا جب لوگ روزہ رکھیں تو وہ بھی ان کے ساتھ ہی روزہ رکھے ؟

اس میں اہل علم کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

دو مقام پر وہ اپنی رؤیت پر عمل کرےگا، چنانچہ مہینہ کی ابتدا میں روزہ رکھے، اور آخر میں اکیلا ہی روزہ ترک کرے، امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

لیکن وہ ایسا سری اورخفیہ طور پر کرے، تا کہ لوگوں کی مخالفت کا اظہار نہ ہو، اور لوگ اس کے بارہ میں غلط گمان نہ کرنے لگیں، کہ لوگوں نے روزہ رکھا ہو اور یہ بغیر روزے سے ہو.

دوسرا قول:

مہنیہ کی ابتدا میں تو وہ اپنی رؤیت پر اکیلا ہی عمل کرتا ہوا روزہ رکھے، لیکن مہینہ کے آخر میں اپنی رؤیت پر اکیلا عمل نہ کرے، بلکہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ چھوڑے اورعید منائے.

جمہور علماء کرام جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالك، امام احمد رحمہم اللہ جمیعا شامل ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کرتے ہوئے کہا ہے:

یہ احتیاط کے اعتبار سے ہے، چنانچہ اس طرح ہم روزہ رکھنےاور عید الفطر منانے میں احتیاط کرینگے، اس لیے ہم روزہ رکھنے میں اسے روزہ رکھنے کا کہینگے، اور عید کے بارہ میں ہم کہینگے کہ روزہ ترک نہ کرو بلکہ روزہ رکھو "

ماخوذ از: شرح الممتع (6 / 330).

تیسرا قول:

دونوں مقام پر وہ اپنی رؤیت پر عمل نہیں کریگا، چنانچہ وہ روزہ لوگوں کے ساتھ ہی رکھے، اور لوگوں کے ساتھ ہی عید الفطر منائے.

امام احمد رحمہ اللہ ایك روایت میں اس قول کی طرف مائل ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور اس کے لیے بہت سے دلائل سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے:

سوم: وہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھے، اور لوگوں کے ساتھ عید منائے یہ سب اقوال سے بہتر اور ظاہر قول ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تمہارا روزہ اس روز ہے جب تم روزہ رکھو، اور تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ، اور تمہاری عید الاضحی اس روز ہے جس دن تم قربانی کرو "

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن غریب کہا ہے، اور ابن ماجہ اور ابو داود نے بھی روایت کیا ہے لیکن صرف عید الفطر اور عید الاضحی کا ذکر کیا ہے.

اور امام ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس روز ہے جس روز تم عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس روز ہے جس روز تم قربانی کرو "

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، امام ترمذی کا کہنا ہے: اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی شرح یہ کی ہے کہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ: روزہ اور عید سب لوگوں کے ساتھ اور باجماعت ہو " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (25 / 114).

انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ: اگر وہ اکیلا ہی ذوالحجہ کا چاند دیکھے تو علماء میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ وہ اکیلا ہی وقوف عرفات کر لے.

انہوں بیان کیا ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم کو چاند اور مہینہ کے ساتھ معلق کیا اور فرمایا ہے:

آپ سے چاندوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجئے یہ لوگوں کے لیے اوقات اور حج معلوم کرنے کا ذریعہ ہے
.

ہلال اسے کہتے ہیں جس کا اعلان اور اونچی آواز لگائی جائے، چنانچہ جب آسمان میں چاند نکلے اور لوگوں کا اس کا علم ہی نہ ہو اور لوگ اعلان نہ کریں تو وہ ہلال نہیں.

اور اسی طرح شہر (مہینہ) الشہرۃ یعنی شہرت سے ماخوذ ہے، چنانچہ اگر لوگوں کے مابین مشتہر نہ ہو تو مہینہ شروع نہیں ہوا، اکثر لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر جاتے ہیں ان کا خیال ہوتا ہے کہ جب چاند آسمان میں طلوع ہو جائے تو یہ مہینہ کی پہلی رات ہے چاہے لوگوں کو اس کا علم ہو یا نہ اور وہ اس کا اعلان کریں یا نہ، حالانکہ ایسا نہیں.

بلکہ اس کا لوگوں کے لیے ظاہر ہونا اور لوگوں کا اعلان کرنا ضروری ہے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" تمہارا روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم روزہ نہ رکھو اور عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس دن ہے جس روز تم قربانی کرو "

یعنی وہ دن جس کے متعلق تمہیں علم ہے کہ یہ دن روزے اور عید الفطر اور عید الاضحی کا دن ہے، چنانچہ اگر تمہیں اس کا علم ہی نہیں تو پھر اس پر حکم مرتب نہیں ہو گا. انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (25 / 202).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسی قول کا فتوی دیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 72).

اور حدیث:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو ...... "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (561) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

فقھاء کے مذاھب کی تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (3 / 47 ـ 49) اور المجموع للنووی (6 / 290) اور الموسوعة الفقهية (28 / 18) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .